سوال

(63) موت کے بعد دعوتیں کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ اپنے عزیز و اقارب کی وفات کے بعد دعوتیں کرتے اور ان کی طرف سے جانور ذبح کرتے ہیں اور ان دعوتوں اور گوشت کے لئے ذبح کئے جانے والے جانوروں کی قیمت متوفی کے مال سے ادا کی جاتی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ اور اگر کسی میت نے اس طرح کی دعوتوں کے انعقاد کی وصیت کی ہو تو کیا وارثوں کے لئے اس وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وفات کے بعد اس طرح کی دعوتوں کے اہتمام کی وصیت کرنا بدعت اور عمل جاہلیت ہے ، میت کے اہل خانہ کا وصیت کے بغیر بھی اس طرح کی دعوتوں کا اہتمام کرنا منکر اور ناجائز رہے کیونکہ جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے یہ ثابت ہے :

((کنا نعد الاجتماع إلی أہل المیت وصنیعة الطعام بعد دفنه من النیاحة)) (مسند احمد)

''ہم دفن کے بعد اہل میت کے ہاں اجتماع اور کھانے کے اہتمام کو بھی نوحہ شمار کرتے تھے۔''

اسے امام احمدؒ نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی شریعت نے تو یہ حکم دیا ہے کہ میت کے اہل خانہ کے لئے کھانا تیار کرکے ان کی دلجوئی کی جائے کیونکہ وہ غم اور صدمے میں مبتلا ہوتے ہیں تو اس موقع پر خود میت کے اہل خانہ کا کھانے کی دعوت کا اہتمام کرنا اس حکم شرعی کے بھی خلاف ہے ، غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے شہید ہونے کی جب خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا :

((إصنعوا لآل جعفر طعاما فقد أتاهم ما یشغلهم)) (سنن أبي داود)

''آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو کہ ان کے پاس ایک ایسی خبر آئی ہے جس نے انہیں غم میں مبتلا کر دیا ہے۔''

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج3ص60

محدث فتویٰ